سوال

(208)قربانی اور عقیقہ کے گوشت کو شادی میں مہمانوں کی کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی اورعقیقہ کے گوشت سے شادی میں مہمانوں کی ضیافت کی جاسکتی ہے ؟

(2)قربانی کا گوشت غیر مسلم حکام افسران اورامراء یا فاسق وفاجر مسلمانوں کو دیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی شرعا ایک مالی قربت اورطاعت وعبادت ہے اوریہ قربت وعبادت اسوقت ہوگی جبکہ قربایں کرنے والے کی نیت اوراس کا مقصد اصلی اوربالذات محض اللہ تعالیٰ کی رضا اورخوشنودی کےلیے معینہ دنوں میں بے عیب قربانی کے جانور کا خون بہانا ہے گوشت کھانا اورکھلانا اصلی نہ ہو ورنہ وہ گوشت کھانے کا جانور ہوکرہ جائے گا قربانی کا جانور نہیں ہوگا ۔

عقیقہ کا اصل اورصحیح وقت بچہ کی پیدائش کا ساتواں دن ہے اورایک کمزورروایت کے مطابق اس کے بعدچودہواں اوراکیسواں دن ہے بغیرعذر معقول اور مجبوری کے عقیقہ ساتویں دن سے اٹھا کرشادی کے موقع پرکرنا غلط کام ہے ۔ اسی طرح قربانی کوپہلے دن سے جوبہرحال افضل ہے محض شادی کی دعوت کے ارادے سے موخرکرنا ٹھیک نہیں ہے ۔ ایسا کرنا علامت ہے اس امرکی کہ قربانی کرنے والے کی نیت قربانی خالص طلب رضا الہیٰ نہیں ہے بلکہ تبعا ایسا کرلیا جائے توچنداں مضائقہ نہیں یعنی : کبھی قربانی کے معینہ دنوں میں سے کسی دن شادی رکھ لی جائے اورقربانی کے گوشت سے دعوت کا فائدہ اٹھالیا جائے تومضائقہ نہیں ہوگا ۔

قربانی کے گوشت کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ اس کوتین حصےکیے جائیں ایک حصہ گھر والوں کےلیے دوسرا حصہ دوست واحباب وقرابت داروں کےلیے اورتیسرا فقرا ومساکین اورسائلین کےلیے ۔

قربانی کاگوشت غیر مسلم بے عمل ضرورت مند بلکہ بد عمل مسلمان کودیا جاسکتا ہے واللہ اعلم

مکتوب

عقیقہ بلاشبہ سنت موکدہ قدرت اور وسعت ہوتے ہوئے چھوڑنا نہیں چاہیے ۔ اگر کسی واقعی مجبوری اورعذرکی وجہ سے وقت مقررپرنہ کیا جائے ۔ واس کے بعد جب کبھی موقع ملے کردینا چاہیے ۔ رہ گئی بات کہ کرنے اورنہ کرنے پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے ؟ توکرنے پرکسی خاص ثواب اوراجر وغیرہ کاذکر نہیں آیا اورنہ کرنے پریہ جملہ کچھ روشنی ڈالتا ہے : لااحب

العقوق اور عقیقہ کی حکمت وفلسفہ کرنے کے لئے امام ابن القیم کی کتاب تحفۃ المودود کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 407

محدث فتویٰ